سوال

(257) رضاعت کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دو بہنیں ہیں، جن میں سے ایک کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور دوسری کے ہاں چار بچے پیدا ہوئے جن میں سب سے چھوٹی ایک بیٹی ہے تو پہلی بہن کے بیٹے نے دوسری بہن کے تینوں بچوں کے ساتھ دودھ پیا ہے البتہ سب سے چھوٹی بیٹی کے ساتھ دودھ نہیں پیا تو پہلی عورت کے بیٹے کی دوسری عورت کی بیٹی سے شادی کرنے کا کیا حکم ہے، جس کے ساتھ مل کر اس نے دودھ نہیں پیا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر پہلی عورت کے بیٹے نے دوسری عورت کے پانچ یا اس سے زیادہ رضعات ایک مجلس میں یا زیادہ مجلسوں میں پہلے یا دوسرے یا تیسرے بچے کے ساتھ یا تمام اولاد کے ساتھ پیئے تو وہ اس دوسری عورت کا رضاعی بیٹا اور اس کی تمام اولاد کا رضاعی بھائی ہے خواہ وہ اس سے پہلے پیدا ہوئے ہوں یا اس کے بعد لہٰذا وہ مذکورہ لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ اس کا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے محرمات کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے :

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ ﴿٢٣﴾... سورة النساء

''اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں (تم پر حرام کر دی گئی ہیں) ''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''نسب سے جو رشتے حرام ہیں، وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہیں۔'' (متفق علیہ)

اور اگر دودھ پانچ رضعات سے کم پیا ہے تو اس سے حرمت ثابت نہ ہوگی، اسی طرح اگر دو سال کی عمر کے بعد دودھ پیا ہے تو اس سے بھی حرمت ثابت نہ ہوگی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ﴿٢٣٣﴾... سورة البقرة

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اس شخص کے لئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔ ''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''رضاعت وہ ہے جو انتڑیوں کو کشادہ کر دے اور دودھ چھڑانے سے پہلے پہلے ہو'' نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''قرآن مجید میں دس معلوم رضعات

کے بارے میں حکم نازل ہوا تھا، جو حرام کر دیتے تھے، پھر ان میں سے پانچ کو منسوخ کر دیا گیا اور نبی کریم ﷺ نے جب وفات پائی تو حکم اسی کے مطابق تھا (صحیح مسلم، جامع ترمذی اور یہ الفاظ جامع ترمذی کی روایت کے ہیں)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[مقالات وفتاویٰ](#)

ص385

محدث فتویٰ